نعت ﷺ

افتخار عارف

شریک سفر تیز رفتار ناقہ سوارو
مہاروں کو روکو کجاوں سے اترو
کھجوروں کے یہ جھنڈ دیکھو
یہاں سرد پانی کا چشمہ رواں ہے
یہاں چھاؤں ہے اور مسلسل بہاؤ
کناروں کی مٹی کو نمناک کرنا
خدا جانے کن منزلوں کی طرف جا رہا ہے
یہاں جی بھر کر سیراب ہو لو
سبھی خالی مشکی کو پانی سے بھرلو
یہاں سے چلو گے تو رستے میں اک خشک صحرا ملے گا تو کیا کرو گے
روضۂ نبوی وہ نور سماوات کا مستقر
فضاؤں میں فرشتوں کی پرواز کی سرسراہٹ
جیسے یہاں وقت سانس روکے ہوئے چل رہا ہے
یہ تصویر دل میں سجا لو
ان انوار سے اپنے سینوں کو بھرلو
یہاں سے چلو گے تو رستے میں اک
دشت ظلمت پڑے گا تو پھر کیا کرو گے
مرا شرف کہ تو مجھے جواز افتخار دے
فقیر شہر علم ہوں زکاتِ اعتبار دے
میں جیسے تیسے ٹوٹے پھوٹے لفظ گھڑ کے آ گیا
کہ اب یہ تیرا کام ہے بگاڑ دے سنوار دے

نعت ﷺ

اظہارالحق

مدینے کی ہوا ہے اور رخساروں پہ پانی
کوئی ایسی نعت جس میں سناؤں یہ کہانی
یہاں مٹی میں کنکر لعل اور یاقوت سب
درختوں پر یہاں سارے پرندے آسمانی
برہنہ پا کھڑی ہے رات پتھر کی سلوں پر
سروں پر صبح صادق نے عجب چادر ہے تانی
مطہر جسم پر دیکھو چٹائی کے نشاں ہیں
چٹائی کے نشاں اور دو جہاں کی حکمرانی
کہاں میں اور کہاں یہ فرش اور پلکوں کی جاروب
زہِ قسمت کہ میں نے لوٹ لی یہ میہمانی
کہاں یہ سبز گنبد اور کہاں بینائی میری
کہاں قلاش مجھ سا اور کہاں یہ شاہجہانی
کسی دہلیز پر بیٹھا رہے میرا بڑھاپا
انہی کوچوں میں گزرے میرے بچوں کی جوانی
مرے دشمن مرا کشکول چھپ کر دیکھتے ہیں
غلامانِ محمد کی سخاوت مہربانی
مرے آبِ وضو سے بھیگتی ہے رات اظہار
مری آنکھوں سے کرتے ہیں ستارے دُرفشانی

نعت ﷺ

افتخار عارف

مدینے کی طرف جاتے ہوئے گھبرا رہا تھا
جلال ایسا کہ دل سینے سے نکلا جا رہا تھا

مثالِ فردِ عصیاں تھی کتابِ عمرِ رفتہ
کوئی مجھ میں تھا جو صفحے الٹتا جا رہا تھا

ہر ایک بولا ہوا جملہ ہر اک لکھا ہوا لفظ
لہو میں گونجتا تھا اور قیامت ڈھا رہا تھا

بلاوے پر یقیں تھا اور قدم اٹھتے نہیں تھے
کوئی سیلِ بلا آنکھوں میں امنڈا آ رہا تھا

اور ایسے میں اسی ایک نام کی دستگیری
وہی جو منتہائے ہر دعا بنتا جا رہا تھا

بہت نامطمئن آنکھیں اچانک جاگ اٹھیں
کوئی جیسے دلِ کم فہم کو سمجھا رہا تھا

مدینہ سامنے تھا منتظر تھا درِ سخی کا
دلِ آزردہ اپنے بخت پر اترا رہا تھا

دعا بعد از دعا سجدہ بہ سجدہ اشک در اشک
میں مشتِ خاک تھا اور پاک ہوتا جا رہا تھا